OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾*Journal of Islamic Studies*﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:4, Issue: 2, Jul -Dec 2023
DOI:10.51665/al-duhaa.004.02.0238, PP: 181-192

ابدال دورانِ تلفظِ حروف (امام ابو البقاء العکبری کی کتاب التبیان فی إعراب القرآن) جدید لسانیات کی روشنی میں

Ibdāl during pronunciation of letters (Imām Abū al-Baqā‘ al-'Ukbarī's book Al-Tibyān Fī I'rāb Al-Qur'an) in the light of modern linguistics

Published:
25-12-2023
Accepted:
15-12-2023
Received:
18-11-2023

Dr. Lubna Farah
Assistant Professor, Department of Arabic, National University of Modern Languages,Islamabad
Email: lubnafarah@gmail.com

Dr. Muhammad Khurram Shahzad
Lecturer, Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: khuramshahzad@gmail.com

Saad Jaffar
Lecturer Islamic studies, Department of Pakistan Studies, Abbottabad University of Science and Technology, KPK, Pakistan
Email: Saadjaffar@aust.edu.pk

Abstract

This research endeavors to deepen our understanding of the phenomenon of consonant substitution, as articulated by Imām Al-‘Ukbarī in his seminal work, "Al-Tibyān Fī I'rāb Al-Qur'an." In this pursuit, the study aims to rectify certain interpretations that have persisted since antiquity through the lens of advancements in phonology. The evolving field of phonology, influenced by progress in various disciplines, has played a crucial role in refining these interpretations and providing a contemporary perspective on linguistic phenomena. The significance of consonant substitution becomes evident as a striking linguistic occurrence within the Arabic language. This phenomenon is not confined to a singular manifestation but finds its expression in various dialects, notably the Anana and Al-Fafha dialects. Moreover, its presence resonates in the Holy Qur'an, particularly in readings that deviate from the Quraish dialect – the original dialect in which the Qur'an was revealed. This research embarks on the exploration of consonant substitution, aiming to unravel its intricacies and nuances, examining its manifestations not only in linguistic phenomena but also within the context of Quranic readings. The study recognizes the dynamic nature of language and the influence of historical context on linguistic evolution. By delving into consonant substitution, the research seeks to bridge the gap between classical interpretations and contemporary linguistic insights. Through this comprehensive exploration, it aspires to contribute significantly to a more nuanced understanding of the Arabic language and its historical interpretations, offering a valuable perspective for scholars, linguists, and enthusiasts alike.

Keywords: *Holy Qur'an, phenomenon, substitution, Consonants, Imām Al-‘Ukbarī, Al-Tibyān Fī I'rāb Al-Qur'an, Phonology.*

CC BY

تمہید

ماہر لسانیات ونحو، قدیم عرب قارئین حتی کہ جدید لوگ بھی صوتیاتی مظاہر میں دلچسپی رکھتے ہیں۔انہوں نے اس پر بہت توجہ دی، کیونکہ یہ ان اہم ترین موضوعات میں سے ایک سمجھا جاتا ہے جس کی جڑیں عربی وراثت میں گہری ہیں۔ اسی لیے انہوں نے اس کے امتزاج، جھکاؤ، متبادل، تناؤاور لہجہ کے احکام سمیت دیگر صوتی مظاہر کا استنباط کیا۔

اس تحقیق میں ہم ان میں سے کچھ مظاہر پر جدید صوتی تشریحات کی روشنی میں بحث کرتے ہیں۔

یہ تحقیق درج ذیل جہتوں پر مرکوز ہے:

جہتِ اول: الکبری اور اس کے اثرات۔

جہتِ دوم: متبادل کی نوعیت۔

جہتِ سوم: التبیان میں الابدال بین الصامت کا ثبوت۔

نتائج اور حوالہ جات۔

جہتِ اول: العکبری اور اس کے اثرات

نام اور نسب:

وہ امام، مفسر، فقیہ، قاری، فرضی، ماہر لسانیات اور نحوی تھے۔ان کا پورا نام ابی البیقہ عبداللہ بن الحسین، امام وعالم محب الدین ابی البیقہ العکبری[1] ہے۔اصل میں بغداد سے تھے اور ان کی وفات 616 ھجری میں ہوئی۔

پیدائش اور حصولِ علم:

العکبری کی ولادت پانچ سواڑ تیس (538ھ/1143ء) میں ہوئی۔ایک سے زائد افراد نے یہ بات کہی۔ جہاں تک اس کی پرورش کا تعلق ہے، ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، سوائے اس کے کہ وہ اپنی جوانی میں چیچک سے متاثر ہوا تھا اور اندھا ہوگیا تھا۔ اس کے زمانے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس نے چھوٹی عمر میں علم حاصل کیا اور سفر کیا اور حدیث اور دوسرے علوم حاصل کئے۔، جیساکہ سوانح نگاروں نے ہمیں بتایا۔ العکبری نے بہت سے علماء سے تعلیم حاصل کی جن میں سب سے مشہور ابو الفراج ابن الجوزی (متوفی 598ھ)، ابو حکیم ابراہیم بن دینار النہروانی (متوفی 556ھ)، اور القاضی ابو یعلیٰ الفراءٰ (متوفی 560ھ) ہیں۔

تصنیفات:

بہت سی کتب ان سے منسوب ہیں، جن میں:

التبيان في إعراب القرآن جس میں بتایا گیا کہ اللہ رحمٰن نے تصریف کے پہلوؤں کے بارے میں کیا حکم دیا ہے اور اسے کیسے تمام قرآن میں پڑھنا ہے۔

اللباب في علل النحو : اسی نام سے مطبوعہ ہے

إعراب الحديث النبوي

شرح ديوان المتنبي

وصال:

آپ کا وصال اتوار کی رات، آٹھ ربیع الآخر سولہ سو سولہ ہجری میں ہوا اور اگلے دن آپ کو باب حرب میں امام احمد کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

جہتِ دوم: متبادل کی نوعیت

زبان میں متبادل:

یہ تبدیلی ہے، اور اس سے مراد کسی چیز کو کسی دوسرے کی جگہ پر قائم کرنا، اسے بلند کرکے اور اس کی جگہ کسی اور چیز کو رکھنا؛ ابن فارس کہتے ہیں: ب، دال اور لام ایک ہی اصل میں سے ہیں اور وہ جانے ولی چیز کی جگہ پر کسی اور چیز کو رکھنا ہے۔[2]

اصطلاح میں متبادل:

ایک حرف کو ہٹانا اور اس کی جگہ دوسرا رکھنا۔ یہ دونوں پوزیشن میں تبدیلی ہیں، سوائے اس کے کہ وضاحت حرفوں کے لیے مخصوص ہے، اس لیے ان میں سے ایک کو پہلے کی طرح ہی تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ جہاں تک متبادل کا تعلق ہے، یہ صحیح حروف میں ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پر رکھ کر اور حروف علت میں بھی حرفِ علت کی جگہ دوسرے حرفِ علت کو رکھ کر کیا جاتا ہے۔[3]

علمائے حدیث کے مطابق، متبادل لفظ (جو ایک معنی پر مشتمل ہو) کی دو صورتوں یا نقطوں کے درمیان فرق ہے اور یہ فرق ایک حرف سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے، بشرطیکہ دونوں حروف کے درمیان صوتیاتی تعلق ہو۔ان حرفوں کو مبدل اور مبدل منہ کہا جاتا ہے۔[4]

متبادل کی اقسام:

صرفی متبادل (مستحکم یا معیاری):

صرفی معیاری متبادل افتعل کے وزن پر ہوگا۔ اس کے شواہد اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اس نے صوتیاتی مماثلت کے عنصر کو سختی سے بدل دیا ہے، جیسا کہ آوازیں اپنے اثر و رسوخ میں، اپنے ارد گرد کی آوازوں، ان کی پیداوار اور معیار میں مختلف ہوتی ہیں۔ جہاں ان مقامات کے مطابق آوازیں تقسیم کی جاتی ہیں: دھماکہ خیز آوازیں،، مرکب آوازیں، بار بار آوازیں، پس منظر کی آوازیں، اور سر اور ناک کی ، اسی طرح سرگوشی کی ۔ آواز کے تاروں کی کمپن کی نوعیت کے مطابق، اسے مختلف صوتی آوازوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔[5]

لسانی متبادل (مسلسل یا سمعی کے علاوہ):

یہ پچھلی قسم کے برعکس ہے، کیونکہ یہ متبادل کے تابع نہیں ہے۔ کوئی خاص کنٹرول یا قانون نہیں ہے، لیکن یہ عربوں سے سننے کے ذریعہ چلایا جاتا ہے، اور یہ بہت سی چیزوں سے قریبی تعلق رکھتا ہے۔ یہ تمام عربوں میں ایک جیسی نہیں ہے، بلکہ قبائل کے لحاظ سے بولیاں مختلف ہوتی ہے۔[6] لسانی متبادل جس کا مطلب ہے کہ ایک خاموش شخص بالکل خاموش کی جگہ لے لیتا ہے۔

جہتِ سوم: التبیان میں الابدال بین الصامت کا ثبوت۔

پہلا: ان آوازوں کے درمیان ابدال جن کا مخرج ایک ہو:

(الف)۔ مسوڑوں کی ذریعے نکلنے والی آوازیں:

ت کو دال سے بدلنا:

اللہ کریم کا ارشاد ہے:

"وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ "[7]

(ترجمہ: جو تم بچاتے ہو اپنے گھروں میں)

العکبری نے کہا: (تدخرون)[8]: میں نے "ت" کو "دال" سے بدل دیا۔ کیونکہ اسے ذال کے قریب لانے کے لیے اس کے ماخذ سے لیا گیا ہے، پھر میں نے ذال کو دال سے بدل دیا۔ اور عربوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو تا کو ذال میں بدلتے ہیں، اور ملائے جاتے ہیں، اور ذال کو مخفف کرکے اور خ کو زبر سے پڑھتے ہیں، اس کا ماضی ذخر ہے۔[9]

السجستانی نے کہا: یہ کنانہ کی زبان ہے۔[10] اس کا صوتیاتی جواز یہ ہے کہ اشارہ کنندہ اور اشارہ کنندہ دو متواتر آوازیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک بے آواز ہے۔ حالانکہ آواز دی گئی، لیکن ذال ایک گھمبیر آواز ہے۔اس کے نتیجے میں دو حروف کے درمیان صوتیاتی مماثلت کے رجحان کا ظہور ہوا، جہاں پر اس کے بعد ت ، دال سے متاثر ہوا، اس لیے اس نے دال کو بدل دیا، پھر دال کو دال میں ضم کر دیا۔

ت کو ص سے بدلنا:

اللہ کریم کا ارشاد ہے:

"فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا"[11]

(ترجمہ: ان پہ کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان صلح کروائیں)

العکبری نے کہا: اسے الف کے بغیر ص پر زور کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، اور اس کی اصل **یصطلحا**[12] ہے، اس لیے میں نے ت کو ص سے بدل دیا، پہلے کو اس میں ضم کر دیا گیا اور اسے ت کو طاء سے بدل کر **یصطلحا** پڑھا گیا۔[13]

اس کا صوتیاتی جواز یہ ہے کہ جب ت زبر کے ساتھ ص یا ض یا ظ ساکن یا متحرک کے ساتھ آتی ہے تو تلفظ یا حرفی آوازوں میں احتیاط برتنی چاہیے کہ زبان ان کو جلدی نہ کرے اور ان کا تلفظ تا' کے طور پر نہ کرے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ط اور تا' ایک ہی مخرج سے آتے ہیں اور جو چیز ان کو الگ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ط' کھلے سر کے ساتھ سرگوشی کی جاتی ہے۔طاء ایک آواز اور لا گو آواز میں ہے، یہ منہ میں داخل کیا جاتا ہے اور تا کے مقابلے میں ص کے قریب ہے۔اس معاملے میں ت کی حرکت کو مدنظر رکھتے ہوئے ص کے سکون کو بھی مدنظر نہیں رکھا گیا ہے۔[14]

ت کو س سے بدلنا:

اللہ کریم کا ارشاد ہے:

"وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ "[15]

(ترجمہ: وہ لوگ اللہ سے ڈریں جو ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ کے متعلق سوال کرتے ہیں)

العکبری نے کہا: (تَساءلُون): یہ س پر شد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، اور اصل یہ ہے کہ تَتَساءلُون، لہٰذا میں نے محاورے کو دہرانے سے بچنے کے لیے، دوسری ت کی جگہ س سے بدل دی۔ اور ت آہستہ پڑھنے میں س کے مشابہ ہے، اور پست لہجے میں پڑھا جاتا ہے۔[16] دوسرا ت حذف کریں؛ کیونکہ بقیہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے اور تعبیر اثر میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ معنی آپ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ملائیں گے[17]۔ ت کو س سے بدلنے کا صوتیاتی جواز دونوں آوازوں کی قربت ہے۔ وہ دونوں بے آواز ہیں، سوائے اس کے کہ "س" نرم ہے، اور "ت" شد کے ساتھ۔ [18]

ت کو ش سے بدلنا:

اللہ کریم کا ارشاد ہے:

"إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا "[19]

(ترجمہ: بے شک گائے میں ہمیں مشابہ ہو گیا ہے)

العکبری نے کہا: (تَشَابه): جمہور کی رائے میں یہ شین کی تخفیف کے ساتھ ہے اور ہ کی زبر کے ساتھ ہے۔[20] کیونکہ الْبقَر مذکر ہے، فعل ماضی کے زمانہ میں ہے، اور گائے کی نسائی شکل کو ہلکا کرنے کے ساتھ پیش کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، جیسا کہ یہ جمع کی طرح تھا، اور اسے ہ کو جوڑ کر اور ش کو سخت کرکے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کی اصل تَتَشَابه ہے، اس لیے میں نے دوسرے ت کو ش سے بدل دیا، پھر ملائی۔ اور وہ تَشَّابه علَينَا آیا۔[21]

ز کو س سے بدلنا:

اللہ کریم کا ارشاد ہے:

"وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَٰنِ"[22]

(ترجمہ: اور وہ شیطان کے گندگی کو تم سے دور کر دے گا)

العکبری نے کہا: جمہور نے اسے پڑھا: (رجز) لفظ "ز" کے ساتھ جس کا معنی عذاب، یا سازش اور سرگوشی ہے [23]۔ ابو العالیہ نے پڑھا: (رجس) حرف س کے ساتھ، اور کہا کہ یہ ابو ابلہ کی قرأت ہے۔ العکبری کہتے ہیں: اسے "س" کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ "زے" کے بجائے "س" استعمال ہوتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ "شیطان کا رجس اور اس کے وسوسہ"۔ [24] رجس کی اصل: ایک گندی چیز، اور مکروہ: عذاب۔ ابن جنی نے جماعت کے ساتھ پڑھنے کا ذکر کیا ہے [25]۔ قریش کی زبان میں اس کا مطلب شیطان کو ڈرانا ہے۔ [26] ز کو س سے بدلنا بنو کلب بولی کی ایک خصوصیت ہے اور بالکل یہی تبدیلی بول چال میں بھی نظر آتی ہے۔ تدمر، جو قدیم علاقہ کلب ہے، جہاں لفظ "سقف" کا تلفظ زقف اور سقیفہ کا زقیفہ کیا جاتا ہے۔ [27] اس متبادل کا صوتیاتی جواز یہ ہے کہ "جم" کی آواز ایک مضبوط آواز والی آواز ہے، اور "س" ایک سرگوشی کی آواز، تو اس کی جگہ (ز) سے بدل دی تاکہ جیم سے صوتی مماثلت ہو جائے۔ [28]

ہ کو همزہ سے بدلنا:

محدثین نے همزہ اور ہ کے درمیان تعلق بیان کیا ہے اور وہ دیکھتے ہیں کہ همزہ اور ہ دونوں حلق کے نیچے کی آوازیں ہیں۔ ع اور ح دونوں حلق کی آوازیں ہیں، اور حنجرہ حلق سے زیادہ گہرا ہے، اور اس وجہ سے جو حنجرہ سے نکلتا ہے وہ حلق سے

نکلتی آواز سے زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ [29]

اللہ کریم کا ارشاد ہے:

"وَاِذۡ نَجَّیۡنٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ" [30]

(ترجمہ: اور جب ہم نے بچایا تمھیں فرعون کی فوج سے)

العکبری نے کہا: آل کی اصل اھل، تو میں نے نتھنے میں قریب ہونے کی وجہ سے "ہ" کو ھمزہ سے بدل دیا، پھر میں نے اسے سکون کی وجہ سے الف سے بدل دیا۔ کیونکہ اس کو اصل کی طرف لوٹایا جاتا ہے، اور بعض نے کہا: اویل، تو اس نے الف کی جگہ واؤ رکھ دیا، اور اسے اصل کی طرف واپس نہیں کیا جیسا کہ اس نے نہیں کیا۔ وہ دھیمی شکل میں اس کی اصلی شکل میں لوٹا دیتے ہیں۔ کہا جاتا تھا کہ اول خاندان کی اصل یا ول خاندان سے ہے۔ کیونکہ انسان سے مراد اپنے گھر والے ہیں اور فرعون علم میں معرفہ ہے۔ [31]

دوسرا: ان آوازوں کے درمیان ابدال جن کا مخرج مختلف ہو:

(الف)- ہونٹوں اور منہ کے غار سے نکلنے والی آوازیں:

واو کو یاء سے بدلنا:

اللہ کریم کا ارشاد ہے:

"اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَہُمۡ" [32]

(ترجمہ: بے شک ہمارے ذمے ہی ہے ان کا بندوبست)

العکبری نے کہا: الایاب: حرف "یاب" کا ماخذ "یؤوب" ہے، جیسے کھڑا ہونا اور روزہ رکھنا، میں نے کسرہ کی وجہ سے واؤ کو یا سے بدل دیا۔ اس سے پہلے یا آیا اور عمل میں اس کی معتل۔ اسے یا پر زور دے کر پڑھا جاتا ہے۔[33] اس کی اصل فیال پر ایوباب ہے، اس لیے واو اور یا' کو ملا کر اس سے پہلے آتا ہے۔ پہلا سکون کے ساتھ ہے، اس لیے میں نے واؤ کی جگہ یا اور جمع کیا ہے۔

"ابو جعفر" نے "**ایابھم**" کو "یا" پر زور دیتے ہوئے پڑھا، جو "**فیعل**" کے وزن پر "**ایب**" کا مصدر ہے، جیسے: "**بیطر**" اور اصل "**ایوب**" ہے، اس لیے یا اور واؤ کو جمع کیا گیا ہے، اور ان میں سے ایک کے آگے سُکن ہے، اس لیے یہ الٹا ہے۔ "واوَ" "یا" پھر میں نے "یا" کو "یا" میں ملایا، اور "**ایاب**" "**فیعال**" کے وزن پر کیا۔[34]

جدید صوتی مطالعہ دو آوازوں (واو اور یا) کے حوالے سے روایتی علوم سے زیادہ درست ہیں۔ اس خصوصیت کی مماثلت ان کے درمیان متبادل کے واقع ہونے کا زیادہ ثبوت ہے، چاہے یہ متبادل تعمیر کیا گیا ہو مستقل یا لسانی بنیادوں پر۔

ڈاکٹر ابراہیم انیس کے بیان کے مطابق حقیقت یہ ہے کہ یا ایک عبوری آواز ہے، یعنی یہ نرم آواز کی پوزیشن بنتی ہے، پھر تیزی سے نرم آواز کی دوسری پوزیشن پر چلی جاتی ہے۔

اسی طرح واو کی تشکیل نرم آواز کی پوزیشن سے شروع ہوتی ہے، پھر زبان تیزی سے نرم آواز کی پوزیشن پر چلی جاتی ہے۔ واو اور یا دونوں عبوری آوازیں ہیں۔ اس عبوری نوعیت کے لیے، ان کی کم سننے اور سننے میں وضاحت کی کمی کی وجہ سے، جب نرم آوازوں سے پیمائش کی جاتی ہے، تو یہ ممکن ہے کہ ان کو ساکن آوازوں میں شمار کیا جائے۔ [35]

(ب)- مسوڑوں اوران کے ساتھ منہ کے غار سے نکلنے والی آوازیں:

دال کو یاء سے بدلنا:

اللہ کریم کاارشاد ہے:

"وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً "[36]

(ترجمہ: اوران لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔)

العکبری نے کہا: تَصدِیۃ کااصل تَصددۃ ہے۔ کیونکہ یہ الصد سے ہے، اس لیے میں نے کمزوری کے وزن کی وجہ سے آخری دال کو یاکے ساتھ بدل دیا۔ کہا گیا: یہ اصل ہے، اور یہ صدی سے ہے، جوآواز ہے۔ [37]

اور میں نے تَصدِیۃ میں اس سے ی کو بدل دیا، توانہوں نے کہا: تَصدِیۃ، اصل یہ ہے: تَصددہ، صددت سے ہے، جیسے: التحلله اور التعلله، پس جب میں نے دونوں دالوں میں سے ایک سے ی کو انضمام کو کم کرنے کے لیے بدل دیااور باقی رہا تَصدِیۃ۔ [38]

اور اسم پر خبر کو مقدم کرنے سے اس کے برعکس پڑھا گیا۔[39] اور یہ پڑھنا ضعیف ہے۔[40] کیونکہ اسم کو نکرہ اور خبر کو معرفہ بنایا گیا ہے۔اور یہ بہت کم اور نادر ہی واقع ہوتا ہےاور یہ نثر کی بجائے اکثر نظم میں ہوتا ہے۔[41]

(ج)-تالو اور سینے سے نکلنے والی آوازیں:

همزہ کو یاء سے بدلنا:

اللہ کریم کاارشاد ہے:

"وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ "[42]

(ترجمہ: اوراس کے ننّھے ننّھے بچے بھی ہوں۔)

العکبری نے چوتھے مقام پر ذکر کیا ہے کہ یہ ذرأ سے همزہ کے ساتھ ہے۔ اس کی اصل ذروءة بروزن فعولة ہے۔ میں نے ہمزہ کو ی سے بدل دیا، اور میں نے واؤ کو ی سے بدل دیا، تاکہ ہمزہ، واؤاور دبّہ ثقیل نہ ہوں۔ [43]

(د)-مسوڑوں اور پیٹ سے نکلنے والی آوازیں:

س کو الف سے بدلنا:

اللہ کریم کاارشاد ہے:

"وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا "[44]

(ترجمہ: اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا۔)

العکبری نے کہا: اور (دساها): اس کی اصل دسسها ہے، اس لیے کہاوتوں کی کثرت کی وجہ سے آخری س کو الف سے بدل دیا گیا۔[45] اس کی حرکت اوراس کے سامنے آنے کی وجہ سے وہ اس میں پوشیدہ رہا جیساکہ تم دیکھ سکتے ہو، اور اس چیز میں چھپا ہوا تھاتواس طرح اس کا معنی ہوا: اس نے اسے چھپا دیا۔ [46]

(ہ)-ہونٹوں اور سینے سے نکلنے والی آوازیں:

واواور یاء کو ھمزہ سے بدلنا:

اللہ کریم کاارشاد ہے:

"ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ "[47]

(ترجمہ: پھر وہ براجمان ہوا آسمان پر۔)

العکبری نے کہا: لفظ "السماء" کی جمع ہے" سماوة" جس میں "وا" کو ہمزہ سے بدل دیا گیاہے، کیونکہ یہ الف کے بعد حرف زائد کے طور پر آرہا ہے۔[48] لفظ (سماء) میں پیش کو حذف کرکے خاموش حرف میں تبدیل کردیا گیا، جو ہمزہ ہے۔عربی میں تین حرکتوں کو ایک ساتھ استعمال کرنے سے نفرت ہے۔اس کی وجہ لمبی فتوح کے ساتھ سماء کی دوہری حرکت ہے،اور اس حصے کو فتح پر کھڑے ہونے سے بچنے کے لیے سکون کے ساتھ ختم کردیا گیاہے۔

(ح)- ہونٹوں اور مسوڑوں سے منسلک دانتوں سے نکلنے والی آوازیں:

واو کو ت سے بدلنا:

اللہ کریم کاارشاد ہے:

"وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ "[49]

(ترجمہ: اور اس نے تورات اور انجیل کو نازل کیا)

العکبری نے کہا: التَّوراة ، فوعلة کے وزن پر ہے ، اس کا معنی اندھیرے میں روشنی کے ہیں۔اس کی اصل وورية ہے۔پہلی واو کو ت سے بدل دیا۔ جیسے کہا جاتا ہے **تولج**[50] اور اس کی اصل **وولج** ہے، پس اس میں یا کو الف متحرکہ سے بدل دیااس سے پہلے کو مفتوح کردیا۔ یہ اہلِ بصرہ کامذہب ہے۔[51]

حاصلِ بحث:

اس تحقیق میں ہم نے العکبری کے زیر بحث مظاہر کی صوتی وضاحتیں تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ان کی کتاب الطبیان فی قرآن مجید میں تحقیق سے کچھ نتائج اخذ کیے ہیں، جو کہ حسب ذیل ہیں:

1. العکبری کو آواز کے مظاہر کے ذکر میں اختصار کی خصوصیت سے ممتاز کیا گیا تھا، اور یہ اس بحث میں ظاہر ہوتا ہے۔ان بولیوں کا تذکرہ کرنے کی عصبیت جس سے اس نے الطبیان میں پڑھا ہے، وغیرہ۔یہ پڑھنے کی ہدایت کرنے اور اسے اپنے قاری کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مروجہ حد سے متصادم نہیں ہے۔ محقق کے خیال میں یہ چیز کسی حد تک مطلوبہ مقصد میں رکاوٹ ہے۔مذکورہ کتاب کا عنوان ہے نحوی مسائل، تفسیر کی روایتی کتابوں کے مقابلے میں جس نے پڑھنے کے ساتھ تشریح کے طریقہ کار کے طور پر کام کیا، ہمیں مختصر، مخصوص کتاب ملتی ہے۔ الاکبری کا علم کا میدان استدلال ہے۔
2. متبادل کے رجحان کو دیگر مظاہر کی وضاحت میں سب سے زیادہ جگہ ملی۔ صوتی آواز کو یقیناً اس حصے میں مظاہر کی ماں سمجھا جاتا ہے۔

3. الکبری نے ان مظاہر کو اس بات کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش کی کہ اس کے زمانے میں آوازوں کی سائنس کس حد تک پہنچی ہے۔
4. جدید صوتی تشریحات کا حوالہ دیتے ہوئے، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ الکبری اس دور کی جدید صوتی تشریحات سے دور نہیں بھٹکا، لیکن اس نے عام سیاق و سباق، یا سائنس میں رجحان کی وضاحت کی۔ جدید صوتیات نے اس رجحان کو گہرے تناظر میں دیکھا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ، إرشاد الأریب إلی معرفۃ الأدیب، دار الغرب الإسلامی، بیروت، 1414ھ، ج:4، ص:1515 / صلاح الدین خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، دار إحیاء التراث – بیروت، 1420ھ، ص:7

Shihab al-Din Abu Abdullah Yaqut bin Abdullah, Irshad al-Arib ila Ma'rifah al-Adib, Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, 1414 AH, Vol: 4, P: 1515 / Salah al-Din Khalil bin Aybak, Al-Wafi bi al-Wafayat, Dar Ihya al-Turath – Beirut, 1420 AH, P: 7

2 معجم مقاییس اللغۃ، دار الجیل، لبنان 1411ھ، مادۃ: بدل

Mu'jam Maqayis al-Lughah, Dar al-Jeel, Lebanon 1411 AH, Subject: Badala

3 مصطفیٰ بن محمد سلیم، جامع الدروس العربیۃ، المکتبۃ العصریۃ، صیدا – بیروت، 1414ھ، ج:2، ص:120

Mustafa bin Muhammad Salim, Jame' al-Durus al-Arabiyyah, Al-Maktabah al-Asriyyah, Saydaa – Beirut, 1414 AH, Vol: 2, P: 120

4 إسماعیل عمایرۃ، بحوث فی الاستشراق واللغۃ، دار وائل عمان، 2013ء، ص:202

Ismail Amayirah, Bahuth fi al-Istishraq wa al-Lughah, Dar Wael Umman, 2013, P: 202

5 عبدالقادر عبدالجلیل، علم الصرف الصوتی، دار ازمنۃ، 1998ء، ص:440، 441

Abdulqadir Abduljalil, Ilm al-Sarf al-Sawti, Dar Azmanah, 1998, P: 440, 441

6 حمدی، سلطان احمد، القراءات الشاذۃ دراسۃ صوتیۃ ودلالیۃ، دار الصحابۃ، مصر، 1427ھ، ص:26

Hamdi, Sultan Ahmad, Al-Qira'at al-Shazah Dirasah Sawtiyyah wa Dalaliyyah, Dar al-Sahabah, Egypt, 1427 AH, P: 26

7 آل عمران، الآیہ:49

Āl Imraan, Al Āyah: 49

8 المحرر الوجیز، ج:3، ص:98 / القرطبی، ج:4، ص:95 وقد صحفت فی المحرر

Al-Muharrir al-Wajiz, Vol: 3, P: 98 / Al-Qurtubi, Vol: 4, P: 95

9 ابو البقاء عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ، التبیان فی إعراب القرآن، عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج:1، ص:263

Abu al-Baqaa Abdullah bin al-Hussein bin Abdullah, Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, Isa al-Babi al-Halabi and Partners, Vol: 1, P: 263

10 عبداللہ بن الحسین بن حسنون، اللغات فی القرآن، مطبعۃ الرسالۃ، القاہرۃ،1946م، ص:27
Abdullah bin al-Hussein bin Hasanun, Al-Lughat fi al-Quran, Matba'at al-Risalah, Cairo, 1946 AD, P: 27

11 النساء، الآیہ:128

Al Nisaa', Al Āyah: 128

12ہی قراءۃ اکثر العشرۃ، قرابہا المدنیان، والابنان، والبصریان

السبعۃ، ص:238 / الحجۃ، ج:3، ص:183 / المبسوط ص:182 / التذکرۃ، ج:2، ص:310
Al-Sab'ah, P: 238 / Al-Hujjah, Vol: 3, P: 183 / Al-Mabsootr, P: 182 / Al-Tadhkirah, Vol: 2, P: 310

13 التبیان فی إعراب القرآن، ص:187

Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, P:187

14اصوات اللغۃ،2016م، ص:2

Aswat al-Lughah, 2016 AD, P: 2

15 النساء، الآیہ:1

Al Nisaa', Al Āyah: 1

16قرا المدنیان، والابنان، ویعقوب) : تساءلون (مشددۃ السین. وقرا الکوفیون) :تساءلون (خفیفۃ السین. واختُلف عن ابی عمرو: فروی عنہ القراءتان

السبعۃ، ص:226 / الحجۃ، ج:3، ص:118،119 / المبسوط، ص:175 / التذکرۃ، ج:2، ص:303
Al-Sab'ah, P: 226 / Al-Hujjah, Vol: 3, P: 118, 119 / Al-Mabsoot, P: 175 / Al-Tadhkirah, Vol: 2, P: 303

17التبیان فی إعراب القرآن، ج:2، ص:326

Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, Vol:1, P:326

18صوت السین فی العربیۃ فی ضوء لہجات شبہ الجزیرۃ العربیۃ (رسالۃ ماجستیر)، فاطمۃ کاظم خضیر، کلیۃ التربیۃ للبنات، جامعۃ بغداد.2016
Sawt al-Sein fi al-Arabiyya fi Daw' Liahjat Shibh al-Jazirah al-Arabiyya (Risalah Magister), Fatimah Kazim Khudhair, College of Education for Girls, University of Baghdad, 2016

19 البقرۃ، الآیہ:70

Al Baqara, Al Āyah: 70

20التبیان فی إعراب القرآن، ج:1، ص:175

Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, Vol:1, P:175

21احمد بن محمد بن احمد بن الدمیاطی، إتحاف فضلاء البشر فی القراءات الأربعۃ عشر، دار الکتب العلمیۃ –لبنان، 2006م - ص:1
Ahmad bin Muhammad bin Ahmad bin al-Dimyatii, Ittihaf Fudala' al-Bashar fi al-Qira'at al-Arba'ah Ashar, Dar al-Kutub al-Ilmiyya – Lebanon, 2006 AD, P: 1

22 الأنفال، الآیہ:1

Al Anfaal, Al Āyah: 1

23البحر المحیط، ج:5، ص:283 / عبد اللطیف الخطیب، معجم القراءات دار سعد الدین للطباعۃ والنشر والتوزیع ، دمشق،1422ھ
Al-Bahr al-Muhit, Vol: 5, P: 283 / Abd al-Latif al-Khatib, Mu'jam al-Qira'at, Dar Saad al-Din for Printing, Publishing, and Distribution, Damascus, 1422 AH

24التبیان فی إعراب القرآن، ج:2، ص:619

Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, Vol:1, P:619

25ابوالفتح عثمان بن جنی، المحتسب فی تبیین وجوہ شواذ القراءات والایضاح عنہا، دار الکتب العلمیۃ، بیروت،1998م، ج:1، ص:390

Abu al-Fath Uthman bin Jinni, Al-Muhtasab fi Tabyin Wajuh Shawaadh al-Qira'at wal-Izah 'Anha, Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Beirut, 1998 AD, Vol: 1, P: 390

26ابراہیم انیس، الأصوات اللغویۃ، ص:10

Ibrahim Anis, Al-Aswat al-Lughawiyyah, P: 10

27اللہجات العربیۃ القدیمۃ فی غرب الجزیرۃ العربیۃ، ص:3

Al-Lihjaat al-Arabiyyah al-Qadimah fi Gharb al-Jazirah al-Arabiyya, P: 3

28میساء صائب رافع، الاصوات الاحتکاکیۃ بین العربیۃ (الفصحی) ولہجات شبہ الجزیرۃ العربیۃ(رسالۃ ماجستیر)، جامعۃ بغداد،2006، ص:150

Maisaa Sa'ib Rafee', Al-Aswaat al-Ihtikaakiyyah Bayn al-Arabiyya (Al-Fusha) wa Lihjaat Shibh al-Jazirah al-Arabiyya (Risalah Magister), University of Baghdad, 2006, P: 150

29کمال بشر، علم الأصوات، دار غریب - القاہرۃ، 2000م، ص: 184-185 / دراسۃ الصوت اللغوی، عالم الکتب، القاہرۃ، 1991م، ص:، 319 / المدخل إلی علم اللغۃ ومناہج البحث اللغوی، مکتبۃ الخانجی، القاہرۃ، 1995م، ص:55-56/ عبد القادر عبد الجلیل، "الأصوات اللغویۃ"، دار صفاء، عمان-الأردن، 1998م، ص:1

Kamal Bishr, 'Ilm al-Aswaat, Dar Gharib - Cairo, 2000 AD, P: 184-185 / Dirasat al-Sawt al-Lughawi, Alam al-Kutub, Cairo, 1991, P: 319 / Al-Madkhal ila 'Ilm al-Lughah wa Manahij al-Bahth al-Lughawi, Maktabah al-Khanjee, Cairo, 1995, P: 55-56 / Abdulqadir Abduljalil, "Al-Aswat al-Lughawiyyah," Dar Safa, Oman - Jordan, 1998, P: 1

30البقرۃ، الآیہ:49

Al Baqara, Al Āyah: 49

31 الکتاب، ج:4، ص:433،434

Al-Kitaab, Vol: 4, P: 433, 434

32 الغاشیۃ، الآیہ:25

Al Ghaashiyah, Al Āyah: 25

33قراءۃ صحیحۃ لأبی جعفر وحدہ.

المبسوط، ص:469 / النشر، ج:2، ص:400 / الإتحاف، ج:2، ص:606

Al-Mabsoot, P: 469 / Al-Nashr, Vol: 2, P: 400 / Al-Ittihaf, Vol: 2, P: 606

34القراءات وأثرہا فی علوم العربیۃ، ج:1، ص: .374

Al-Qira'at wa Atharuha fi 'Ulum al-Arabiyyah, Vol: 1, P: 374

35د. عبدالصبور شاہین، القراءات القرآنیۃ فی ضوء علم اللغۃ الحدیث، مکتبۃ الخانجی بالقاہرۃ، ص:41

Dr. Abdul Saboor Shahin, Al-Qira'at al-Qur'aniyyah fi Daw' Ilm al-Lughah al-Hadith, Maktabah al-Khanjee, Cairo, P: 41

36 الأنفال، الآیہ:35

Al Anfaal, Al Āyah: 35

37التبیان فی إعراب القرآن، ص:623

Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, P:623

38ابو الفداء عماد الدین إسماعیل بن علی، الکناش فی فنی النحو والصرف، المکتبۃ العصریۃ للطباعۃ والنشر، بیروت – لبنان، 2000 م، ج:2،

ص:236 / مصطفیٰ جواد، اثر التضعیف فی تطور العربیۃ والابدال الذی غفل عنہ علماء اللغۃ، بحث بمجلۃ مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاہرۃ، ج،19 ص: 57،64 / ولم اعثر علی تاریخ البحث، وہویقع تحت الرابط التالی :

up2/mode/5/page/n1947_20210715_20210715https://archive.org/details/

Abu al-Fida Imad al-Din Isma'il bin Ali, Al-Kanash fi Fannay al-Nahw wal-Sarf, Al-Maktabah al-Asriyyah lil-Taba'ah wal-Nashr, Beirut - Lebanon, 2000 AD, Vol: 2, P: 236 / Mustafa Jawad, Athar al-Tadhi'f fi Tatawwor al-Arabiyyah wal-Ibdaal alladhee Ghafila 'Anhu Ulama', Bahth be Mujallah Majma al Lughah al 'Arabiyyah bil Qaahirah, Vol: 19, P: 57, 64 / The research date is not found, and it is available under the following link: Research Link: https://archive.org/details/20210715_20210715_1947/page/n5/mode/2up

39السبعۃ، ص:305،306 / الحجۃ، ج:4، ص:144

Al-Sab'ah, P: 305, 306 / Al-Hujjah, Vol: 4, P: 144

40باجماع النحاۃ، وہی خلاف قراءۃ الجمہور. وجعلہاابوالفتح من الشواذ. ج،1، ص: 278

Bi Ijma' al-Nuhaat, wa Hiya Khilaf Qira'at al-Jumhur. Wajalaha Abu al-Fath min al-Shawaadh, Vol: 1, P: 278

41المنتجب الہمذانی، الکتاب الفرید فی إعراب القرآن المجید، دار الزمان للنشر والتوزیع، المدینۃ المنورۃ2006 م، ص:2

Al-Muntajab al-Hamdani, Al-Kitab al-Fareed fi I'rab al-Qurān al-Majeed, Dar al-Zaman lil-Nashr wal-Tawzee', Al-Madinah al-Munawwarah, 2006 AD, P: 2

42 البقرۃ، الآیہ: 266

Al Baqara, Al Āyah: 266

43التبیان فی إعراب القرآن، ج:1، ص:218

Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, Vol:1, P:218

44 الشمس، الآیہ: 29

Al Shmas, Al Āyah: 29

45التبیان فی إعراب القرآن، ج:1، ص:238

Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, Vol:1, P:238

46الکتاب الفرید فی إعراب القرآن المجید، ج:6، ص:408

Al-Kitab al-Fareed fi I'rab al-Qurān al-Majeed, Vol:6, P:408

47 البقرۃ، الآیہ: 29

Al Baqara, Al Āyah: 29

48المحتسب، ج:1، ص:.354

Al Muhtasab, Vol:1, P:354

49 آل عمران، الآیہ:3

Āl Imraan, Al Āyah:3

50التولج :کِناس الوحش الذی یلج فیہ. الصحاح (ولج). ونقل عن سیبویہ إن التاء مبدلۃ عن الواو، ج:3، ص:91

Al-Tawlij: Kinas al-Wahsh al-Ladhi Yalju Fihi. Al-Sahah (Walaaj). Wa Nuqila 'An Sibawayh An al-Ta' Mubaddalah 'An al-Waw, Vol:3, P:91

51التبیان فی إعراب القرآن، ص:355

Al-Tibyaan fi I'rab al-Qurān, P:355